ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۳ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ | ۱۳ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۸۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ شہادت۔ آج ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کل صبح تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ لیکن دن میں بخار کی سی حالت رہی۔ جو شام کو کم ہو گئی۔ آج اس وقت طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ دہلی سے تشریف لے آئے ہیں۔ بیگم صاحبہ علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۴ مارچ بعد نماز مغرب

مرنیوالے کے حالات زندوں کو بتائے جاتے ہیں

عرض کیا گیا۔ کہ کیا مرنے والے کی آئندہ زندگی کے حالات اس کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو خواب میں بتلائے جا سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا:۔

کیوں نہیں۔ سینکڑوں لوگوں کو خوابیں آتی ہیں۔ جن میں انہیں بتایا جاتا ہے۔ کہ اُن کا دوست یا رشتہ دار جو فوت ہو چکا ہے۔ اب کس حالت میں ہے سوال صرف یہ ہے۔ کہ آیا ایسی خوابیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ یا کبھی انسانی خیالات کا بھی دماغ پر اثر ہو جاتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسی خوابیں خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی آتی ہیں۔ اور بعض دفعہ شیطانی یا نفسانی خوابیں بھی ہوتی ہیں۔ پس سوال یہ نہیں۔ کہ ایسی خوابیں آسکتی ہیں یا نہیں۔ بلکہ اصل سوال رویاء کی سچائی کا ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایک ایسا شخص ہوتا ہے۔ جس کو ہمیشہ سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور اس کی خواب اپنی ذات میں بھی اس امر کی شہادت دے رہی ہوتی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ ایسی صورت اسے خدا کی طرف سے قرار دینا پڑیگا۔ اور اگر ایسے شخص کی خواب ہو۔ جسے اکثر سچی خوابیں نہ آتی ہوں یا خواب کی بناوٹ بتا رہی ہو۔ کہ اُس میں نفسانی یا شیطانی خیالات کا اثر ہے۔ تو وہ اس کے مطابق نفسانی یا شیطانی خواب قرار دے دی جائیگی۔ پس اس امر کا کہ کوئی خواب سچی ہے یا نہیں۔ واقعات پر انحصار ہے۔ اگر اس خواب کے یا خواب کو دیکھنے والے کے حالات ہماری اس امر کی طرف راہنمائی کریں گے کہ وہ خواب خدا کی طرف سے آئی ہے۔ تو اُسے خدا کی طرف سے قرار دینا پڑیگا۔ اور اگر وہ خواب خیالات کا اثر ہوگی۔ تو ایک وہم سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی وفات کے متعلق رویاء

حضور نے فرمایا۔ میر محمد اسحاق صاحب جس دن بیمار ہوئے۔ اُسی دن میں نے یہاں ایک رویاء سنایا تھا۔ اس روز مغرب کی نماز کے وقت یہاں نماز پڑھنے والوں کی مردم شماری بھی کی گئی تھی۔ اور ۱۶۵ آدمی شمار ہوئے تھے۔ اُس سے پہلے لاہور میں بھی میں نے یہ خواب دوستوں کو سنادی تھی۔ میں نے دیکھا کہ سوتے ہوئے میں اٹھا ہوا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر کا وقت ہے اور نماز پڑھنے میں کچھ دیر ہو گئی ہے میں جلدی سے اٹھتا ہوں اور چاہتا ہوں۔ کہ بغیر پیشاب پاخانہ گئے پہلے نماز پڑھ لوں۔ کیونکہ دیر ہو رہی ہے۔ مگر جب دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ابھی اندھیرا ہے۔ اُس وقت میں نے کہا۔ کہ پہلے حوائج ضروریہ سے فارغ ہو لوں۔ پھر اطمینان سے نماز پڑھونگا۔ اسی حالت میں جب میں نے بیت الخلاء کی طرف جانیوالا دروازہ کھولا تو میں نے دیکھا ساتھ کے کمرہ میں ایک کٹہرے کے سامنے میر محمد اسحٰق صاحب نہایت صاف ستھرا لباس پہنے کھڑے ہیں۔ اور مجھے دیکھتے ہی انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ حضور دلیری کس کو کہتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ دلیری اس بات کا نام ہے کہ خدا کے سوا انسان کسی سے نہ ڈرے۔ مگر معًا میں نے کہا۔ یہ تعریف مکمل نہیں۔ اسلئے کہ حدیثوں میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ کہ آپ نے ایک شخص کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں۔ کہ وہ ایسا ہی ایسا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ وہی شخص آگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے اُٹھے آپ نے اُسے احترام سے بٹھایا اور محبت سے اسکے ساتھ باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا۔ تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ یا رسول کیا آپ بھی ایسا کر لیتے ہیں۔ کہ ایک طرف تو بعض لوگوں کے عیوب بیان کریں۔ اور دوسری طرف جب وہ سامنے آجائیں۔ تو انکی خاطر تواضع کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ بعض لوگوں کے شر سے ڈر کر میں ایسا کیا کرتا ہوں۔ رویا میں میں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں ڈرتا ہوں کوئی شر مجھے نہ پہنچ جائے۔ بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ اگر میں ایسے لوگوں سے خاطر مدارات کے ساتھ پیش نہ آؤں تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ اور زیادہ گمراہی میں نہ بڑھ جائیں اور انکی روحانیت کو مزید نقصان نہ پہنچ جائے۔ اسی طرح مجھے ایک اور مثال یاد آئی اور میں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اے عائشہ کعبہ جب بنایا گیا۔ اس وقت تیری قوم کے پاس سامان کم ہو گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کعبہ کی جتنی چاردیواری ہونی چاہیئے تھی۔ اتنی نہیں بلکہ اُس سے کچھ کم ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اسکو پھر اسکی اصل بنیادوں پر لے آؤں مگر میں ڈرتا ہوں کہ تیری قوم حدیث العہد بالاسلام (نئی نئی اسلام لائی ہی) ہے۔ اگر میں نے ایسا کیا۔ اسکے ایمان میں تزلزل واقعہ ہو جائیگا یہاں بھی آپ نے ڈرنے کا لفظ استعمال فرمایا مگر اسکے بھی اسکے یہی معنے ہیں کہ میں ڈرتا ہوں تیری قوم کے ایمان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ پس میں نے ان سے کہا۔ جو تعریف میں نے پہلی کی وہ نامکمل ہے۔ اب میں اسکی یہ تعریف کرتا ہوں کہ دلیری یہ ہے کہ انسان خدا کے سوا کسی پر توکل نہ کرے۔

رویا کی تعبیر

گو اسوقت اس طرف ذہن نہیں گیا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس میں انکی وفات کی خبر تھی۔ اور اس رویا کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ان کے منہ سے ہی تعزیت کرا دی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ میر صاحب کی وفات پر بعض لوگ خیال کرینگے۔ کہ میر صاحب تو فوت ہو گئے اب کون ان جیسا کام کریگا۔ وہ حدیث پڑھایا کرتے تھے تفسیر کا خیال [illegible]

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

غربا کی پرورش کیا کرتے تھے۔ مہمانخانہ کا کام کیا کرتے تھے۔ اب ان کا قائم مقام کہاں مل سکتا ہے۔ چونکہ ایسے خیالات بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے انہی کے مونہہ سے سوال کرا دیا۔ کہ دلیری کس کو کہتے ہیں۔ اور میں نے بتایا۔ کہ دلیری اس بات کا نام ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا انسان کسی انسان پر توکل نہ کرے۔ اور یہ خیال نہ کرے۔ کہ فلاں شخص تو فوت ہو گیا۔ اب اس کا قائم مقام کون ہو گا۔ یا کون اس جیسے کام کرے گا۔ اگر انسان کسی کے متعلق ایسا سمجھتا ہے۔ کہ وہ بڑے کام کرنے والا تھا۔ تو اسے یہ نہیں چاہیئے۔ کہ وہ یہ کہنے لگ جائے۔ کہ اب کیا ہو گا۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے۔ کہ وہ اس جیسا بننے کی کوشش کرے۔ اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس جیسا بنانے کی کوشش کرے۔ اور یہ کبھی خیال نہ کرے کہ اگر فلاں شخص مر گیا۔ تو کیا ہو جائے گا وہ مر گیا تو اللہ تعالےٰ اور پچاس آدمی اس کی جگہ کھڑا کر دے گا۔ وہ مر جائیں گے تو اللہ تعالےٰ اور سو ڈیڑھ سو آدمی ان کی جگہ کھڑا کر دیگا۔ بہرحال جماعت میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ جس شخص کو وہ نیک سمجھتے ہیں یا کام کرنے والا سمجھتے ہیں اس سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ یہ سوال ہی پیدا نہ ہو۔ کہ اگر وہ فوت ہو گیا تو کیا ہو گا۔ وہ فوت ہو جائے گا۔ تو اس جذبہ کی وجہ سے جماعت میں سو اور آدمی موجود ہونگے۔ جو اس کی جگہ لے لیں گے۔ وہ فوت ہو جائیں گے۔ تو ہزار آدمی اور ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ روح ہے جو ہماری جماعت کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اس رویا میں درحقیقت ان کی وفات کی طرف ہی اشارہ تھا۔ میں نے ان کا لباس صاف ستھرا اور پاکیزہ دیکھا۔ اور پھر خود ہی انہوں نے ایک ایسا سوال کیا۔ جس کے جواب میں جماعت کی رہنمائی تھی۔ اور جسے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ وہ خدا پر توکل کرے۔ کسی انسان پر توکل نہ کرے۔

سچی اور جھوٹی خوابوں میں امتیاز

اب دیکھو یہ ایک خواب تھی جو مجھے آئی۔ چونکہ اس خواب میں ایک پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ اس لئے اس پیشگوئی نے بتا دیا۔ کہ یہ خواب خدا کی طرف سے تھی۔ پس ہر خواب سچی نہیں ہوتی۔ بعض لوگ اپنے عزیز کے متعلق خیال کر لیتے ہیں۔ کہ خدا نے اس کو بخش ہی دیا ہو گا۔ اور ان کا یہ خیال خواب میں یہ صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کا عزیز جنت میں ہے۔ اور بعض دفعہ جب کسی کے نقائص اور برائیاں سامنے ہوں۔ تو خیال کر لیتے ہیں۔ کہ وہ جہنم میں ہو گا۔ اور یہی خیال ان کو خواب میں واقعات کی صورت اختیار کرتا ہوا نظر آ جاتا ہے۔ حالانکہ نہ وہ جہنم میں جل رہا ہوتا ہے۔ نہ ان کا وہ عزیز جس سے انہیں محبت ہوتی ہے جنت میں ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک خواب کا تعلق ہے۔ خدا، بندے اور شیطان تینوں کی طرف سے خواب آ جاتی ہے۔ کبھی خدا خواب دکھاتا ہے کبھی شیطان خواب دکھاتا ہے۔ اور کبھی انسان کا نفس اسے خواب دکھا دیتا ہے۔ پس وہ چیز جس کو تین وجود بنا سکتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی انسان یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ جب تک خدا کی طرف سے ہونے کی قطعی اور یقینی علامات اس کے ساتھ نہ ہوں سچی خواب اپنے ساتھ کئی علامات رکھتی ہے۔ اور جو خوابیں انسانی دماغ کی بناوٹ کی وجہ سے آئیں۔ وہ بھی اپنے ساتھ ایسے شواہد رکھتی ہیں جن سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دماغی بناوٹ کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح شیطانی خوابیں اپنے ساتھ ایسی علامتیں رکھتی ہیں۔ جن سے ان کا شیطانی ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔ بہرحال نفسانی خوابیں شیطانی خوابیں اور رحمانی خوابیں تینوں آپس میں ایسا اشتراک رکھتی ہیں۔ کہ عام لوگ یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کہ ان میں سے کونسی خدا کی طرف سے ہے۔ اور کونسی شیطان یا انسانی نفس کی طرف سے۔ لیکن پھر بھی ایسے قواعد مقرر ہیں جن سے ۷۰۔۸۰ فی صدی تک فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں خواب انسانی دماغ کی بناوٹ کا نتیجہ ہے۔ اور فلاں خواب شیطانی یا رحمانی ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کے اعلیٰ بندوں کا خواب ہو۔ اس کی نسبت تو سو فی صدی یقین کرنے کے سامان ہوتے ہیں۔ گو اخفا کا پہلو ان میں بھی بعض وقت پایا جاتا ہے۔ مگر وہ صرف اجتہادی حصہ سے متعلق ہوتا ہے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ کسی عورت کا زچگی کی حالت میں فوت ہونا اسکے یقینی جنتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا کیا عیسائی عورتیں زچگی سے نہیں مرتیں پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ جنت میں جاتی ہیں۔

جنت میں تمام رشتہ دار

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ جنت میں جب تمام رشتہ دار اکٹھے ہوں گے۔ تو جو لوگ دوزخی ہونگے۔ ان کے نہ ہونے کی وجہ سے جنتیوں کو تکلیف نہیں ہوگی؟

حضور نے فرمایا جو کافر اور منافق رشتہ دار ہونگے۔ ان سے ملنے کی وہاں انسان کے دل میں خواہش ہی پیدا نہیں ہوگی۔ کہ یہ کہا جا سکے۔ جب وہ ان سے نہیں ملیں گے تو انہیں تکلیف ہوگی۔ تکلیف تو احساس کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے یہ خواہش ہی مٹا دے گا۔ تو انہیں تکلیف کس طرح ہوگی۔ جنت تو الگ رہا۔ اس دنیا میں بھی اعلےٰ درجہ کے مومن اپنے غیر مومن رشتہ داروں سے محبت نہیں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں۔ آپ کے رویاء و کشوف میں اس امر کا ذکر تھا۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب احمدیت میں داخل ہو جائینگے۔ مگر باوجود اس کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے گو بارہا کوشش کی۔ کہ آپ مرزا سلطان احمد صاحب سے ملیں۔ اور آپ نے بڑا اصرار کیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ یہی فرماتے۔ کہ مولوی صاحب وہ دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ میرا اس سے ملنے کو جی نہیں چاہتا حالانکہ تذکرہ میں یہ رویا چھپا ہوا ہے۔ کہ میں نے دیکھا مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے۔ اس وقت میں نے اپنے گھر میں مخاطب ہو کر کہا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے (تذکرہ صفحہ ۸۱۸) اب اس کی صاف اور سیدھی تعبیر یہ تھی۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب بیعت کر کے آپ کے حقیقی بیٹوں میں شامل ہو جائینگے۔ مگر اس کی آپ نے تعبیر کی۔ اور فرمایا سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کر لیں گے۔ تو جب دنیا میں ہی مومن یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ اپنے ایسے بیٹوں سے ملیں جو دنیا کی طرف متوجہ ہوں۔ یا دین کی ہتک کرنے والے ہوں۔ تو قیامت کے دن جہاں دنیوی محبتیں اور علائق نہیں ہونگے کافر یا منافق بیٹوں کے پاس رہنے کی کس طرح خواہش پیدا ہو سکتی ہے۔ وہاں یہ خواہش ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کے متعلق خواہش پیدا ہوگی جو نیک ہو گا۔ اور خدا اپنے وعدہ کے مطابق اسے جنت میں اپنے رشتہ داروں کے پاس لے آئیگا۔

دقیق روحانی راز

ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ایک بیوہ عورت یکے بعد دیگرے دو تین خاوند کرے تو وہ قیامت کے دن کس خاوند کو ملے گی۔ حضور نے فرمایا حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری خاوند کے پاس اسے رکھا جائیگا۔ گو میرے نزدیک اگلے جہان کا رشتہ ایسے رنگ میں ہو گا۔ کہ ایک خاوند کا سوال بھی راستہ میں حائل نہیں ہوتا۔ مگر یہ ایک دقیق روحانی راز ہے۔ عام عقول اسے سمجھ نہیں سکتیں۔

حور عین سے کیا مراد ہے

ایک صاحب نے سوال کیا قرآن کریم میں حور عین کا جو ذکر آتا ہے۔ اس سے مراد یہی بیویاں ہیں۔ جو دنیا میں ہونگی۔ یا ان کے علاوہ اور عورتیں مراد ہیں۔ حضور نے فرمایا میرے نزدیک پہلا مقصود اس آیت کا یہ ہے۔ کہ ہم انہیں عورتوں کو وہاں حور عین بنا دیں گے۔

پھر فرمایا اصل سوال یہ نہیں۔ کہ یہی عورتیں وہاں حور عین بنا دی جائینگی۔ یا کوئی اور عورتیں ہونگی۔ بلکہ اصل سوال تو یہ ہے۔ کہ مرنے کے بعد میاں بیوی کے تعلقات کیسے ہوں گے۔ ورنہ یہ جو بعض کمزور حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ وہاں اس قدر بیویاں ملیں گی۔ ان پر بحث کرنا فضول ہے کیونکہ یہ باتیں ایک ایسی زندگی کے متعلق ہیں

غربا کی پرورش کیا کرتے تھے۔ مہمانخانہ کا کام کیا کرتے تھے۔ اب ان کا قائم مقام کہاں مل سکتا ہے۔ چونکہ ایسے خیالات بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے انہی کے مونہہ سے سوال کرا دیا۔ کہ دلیری کس کو کہتے ہیں۔ اور میں نے بتایا۔ کہ دلیری اس بات کا نام ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا انسان کسی انسان پر توکل نہ کرے۔ اور یہ خیال نہ کرے۔ کہ فلاں شخص تو فوت ہو گیا۔ اب اس کا قائم مقام کون ہو گا۔ یا کون اس جیسے کام کرے گا۔ اگر انسان کسی کے متعلق ایسا سمجھتا ہے۔ کہ وہ بڑے کام کرنے والا تھا۔ تو اسے یہ نہیں چاہیئے۔ کہ وہ یہ کہنے لگ جائے۔ کہ اب کیا ہو گا۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے۔ کہ وہ اس جیسا بننے کی کوشش کرے۔ اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس جیسا بنانے کی کوشش کرے۔ اور یہ کبھی خیال نہ کرے کہ اگر فلاں شخص مر گیا۔ تو کیا ہو جائے گا۔ وہ مر گیا تو اللہ تعالےٰ اور پچاس آدمی اس کی جگہ کھڑا کر دے گا۔ وہ مر جائیں گے تو اللہ تعالےٰ اور سو ڈیڑھ سو آدمی ان کی جگہ کھڑا کر دیگا۔ بہرحال جماعت میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ جس شخص کو وہ نیک سمجھتے ہیں یا کام کرنے والا سمجھتے ہیں اس سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ یہ سوال ہی پیدا نہ ہو۔ کہ اگر وہ فوت ہو گیا تو کیا ہو گا۔ وہ فوت ہو جائے گا۔ تو اس جذبہ کی وجہ سے جماعت میں سو اور آدمی موجود ہونگے۔ جو اس کی جگہ لے لیں گے۔ وہ فوت ہو جائیں گے۔ تو ہزار آدمی اور ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ روح ہے جو ہماری جماعت کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اس رویا میں درحقیقت ان کی وفات کی طرف ہی اشارہ تھا۔ میں نے ان کا لباس صاف ستھرا اور پاکیزہ دیکھا۔ اور پھر خود ہی انہوں نے ایک ایسا سوال کیا۔ جس کے جواب میں جماعت کی رہنمائی تھی۔ اور جسے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ وہ خدا پر توکل کرے۔ کسی انسان پر توکل نہ کرے۔

سچی اور جھوٹی خوابوں میں امتیاز

اب دیکھو یہ ایک خواب تھی جو مجھے آئی۔ چونکہ اس خواب میں ایک پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ اس لئے اس پیشگوئی نے بتا دیا۔ کہ یہ خواب خدا کی طرف سے تھی۔ پر ہر خواب سچی نہیں ہوتی۔ بعض لوگ اپنے عزیز کے متعلق خیال کر لیتے ہیں۔ کہ خدا نے اس کو بخش ہی دیا ہو گا۔ اور ان کا یہ خیال خواب میں یہ صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کا عزیز جنت میں ہے۔ اور بعض دفعہ جب کسی کے نقائص اور برائیاں سامنے ہوں۔ تو خیال کر لیتے ہیں۔ کہ وہ جہنم میں ہو گا۔ اور یہی خیال ان کو خواب میں واقعات کی صورت اختیار کرتا ہوا نظر آ جاتا ہے۔ حالانکہ نہ وہ جہنم میں جل رہا ہوتا ہے۔ نہ ان کا وہ عزیز جس سے انہیں محبت ہوتی ہے جنت میں ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جہاں تک خواب کا تعلق ہے۔ خدا بندے اور شیطان تینوں کی طرف سے خواب آ جاتی ہے۔ کبھی خدا خواب دکھاتا ہے کبھی شیطان خواب دکھاتا ہے۔ اور کبھی انسان کا نفس اسے خواب دکھا دیتا ہے۔ پس وہ چیز جس کو تین وجود بنا سکتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی انسان یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ جب تک خدا کی طرف سے ہونے کی قطعی اور یقینی علامات اس کے ساتھ نہ ہوں۔ سچی خواب اپنے ساتھ کئی علامات رکھتی ہے۔ اور جو خوابیں انسانی دماغ کی بناوٹ کی وجہ سے آئیں۔ وہ بھی اپنے ساتھ ایسے شواہد رکھتی ہیں جن سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دماغی بناوٹ کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح شیطانی خوابیں اپنے ساتھ ایسی علامتیں رکھتی ہیں۔ جن سے ان کا شیطانی ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔ بہرحال نفسانی خوابیں شیطانی خوابیں اور رحمانی خوابیں تینوں آپس میں ایسا اشتراک رکھتی ہیں۔ کہ عام لوگ یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کہ ان میں سے کونسی خدا کی طرف سے ہے۔ اور کونسی شیطان یا انسانی نفس کی طرف سے۔ لیکن پھر بھی ایسے قواعد مقرر ہیں جن سے ۷۰۔ ۸۰ فی صدی تک فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں خواب انسانی دماغ کی بناوٹ کا نتیجہ ہے۔ اور فلاں خواب شیطانی یا رحمانی ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کے اعلےٰ بندوں کا خواب ہو۔ اس کی نسبت تو سو فی صدی یقین کرنے کے سامان ہوتے ہیں۔ گو اخفا کا پہلو ان میں بھی بعض وقت پایا جاتا ہے۔ مگر وہ صرف اجتہادی حصہ سے متعلق ہوتا ہے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ کسی عورت کا زچگی کی حالت میں فوت ہونا اسکے یقینی جنتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا کیا عیسائی عورتیں زچگی سے نہیں مرتیں پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ جنت میں جاتی ہیں۔

جنت میں تمام رشتہ دار

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ جنت میں جب تمام رشتہ دار اکٹھے ہوں گے۔ تو جو لوگ دوزخی ہونگے۔ ان کے نہ ہونے کی وجہ سے جنتیوں کو تکلیف نہیں ہوگی؟

حضور نے فرمایا جو کافر اور منافق رشتہ دار ہونگے۔ ان سے ملنے کی وہاں انسان کے دل میں خواہش ہی پیدا نہیں ہوگی۔ کہ یہ کہا جا سکے۔ جب وہ ان سے نہیں ملیں گے تو انہیں تکلیف ہوگی۔ تکلیف تو احساس کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے یہ خواہش ہی مٹا دے گا۔ تو انہیں تکلیف کس طرح ہوگی۔ جنت تو الگ رہا۔ اس دنیا میں بھی اعلےٰ درجہ کے مومن اپنے غیر مومن رشتہ داروں سے محبت نہیں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں۔ آپ کے رویاء و کشوف میں اس امر کا ذکر تھا۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب احمدیت میں داخل ہو جائینگے۔ مگر باوجود اس کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے گو بارہا کوشش کی۔ کہ آپ مرزا سلطان احمد صاحب سے ملیں۔ اور آپ سے بڑا اصرار کیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ یہی فرماتے۔ کہ مولوی صاحب وہ دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ میرا اس سے ملنے کو جی نہیں چاہتا حالانکہ تذکرہ میں یہ رویا چھپا ہوا ہے۔ کہ میں نے دیکھا مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے۔ اس وقت میں نے اپنے گھر میں مخاطب ہو کر کہا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے (تذکرہ صفحہ ۴۸۸) اب اس کی صاف اور سیدھی تعبیر یہ تھی۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب بیعت کر کے آپ کے حقیقی بیٹوں میں شامل ہو جائینگے مگر آپ نے تعبیر کی۔ اور فرمایا سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کر لیں گے۔ تو جب دنیا میں ہی مومن یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ اپنے ایسے بیٹوں سے ملیں جو دنیا کی طرف متوجہ ہوں یا دین کی ہتک کرنے والے ہوں۔ تو قیامت کے دن جہاں دنیوی محبتیں اور علائق نہیں ہونگے کافر یا منافق بیٹوں کے پاس رہنے کی کس طرح خواہش پیدا ہو سکتی ہے۔ وہاں یہ خواہش ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ اسی کے متعلق خواہش پیدا ہوگی جو نیک ہو گا۔ اور خدا اپنے وعدہ کے مطابق اسے جنت میں اپنے رشتہ داروں کے پاس لے آئیگا۔

دقیق روحانی راز

ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ایک بیوہ عورت یکے بعد دیگرے دو تین خاوند کرلے تو وہ قیامت کے دن کس خاوند کو ملے گی۔ حضور نے فرمایا حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری خاوند کے پاس اسے رکھا جائیگا۔ گو میرے نزدیک اگلے جہاں کا رشتہ ایسے رنگ میں ہو گا۔ کہ ایک خاوند کا سوال بھی راستہ میں حائل نہیں ہوتا۔ مگر یہ ایک دقیق روحانی راز ہے۔ عام عقول اسے سمجھ نہیں سکتیں۔

حورِ عین سے کیا مراد ہے

ایک صاحب نے سوال کیا قرآن کریم میں حورِ عین کا جو ذکر آتا ہے۔ اس سے مراد دنیا کی بیویاں ہیں۔ جو دنیا میں ہونگی۔ یا ان کے علاوہ اور حوریں مراد ہیں۔ حضور نے فرمایا میرے نزدیک پہلا مقصود اس آیت کا یہ ہے۔ کہ ہم انہیں عورتوں کو وہاں حورِ عین بنا دیں گے۔

پھر فرمایا اصل سوال یہ نہیں۔ کہ یہی عورتیں وہاں حورِ عین بنا دی جائینگی۔ یا کوئی اور عورتیں ہونگی۔ بلکہ اصل سوال تو یہ ہے کہ مرنے کے بعد میاں بیوی کے تعلقات کیسے ہوں گے۔ ورنہ یہ جو بعض کمزور حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ وہاں اس قدر بیویاں ملیں گی۔ ان پر بحث کرنا فضول ہے کیونکہ یہ باتیں ایک ایسی زندگی کے متعلق ہیں

جس کے سارے حالات ہمیں معلوم نہیں جو کچھ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہاں جنت کی نعماء سے حظ اٹھانے کے لئے ہر انسان کو اس کے درجہ کے مطابق طاقتیں اور قوتیں دے دی جائیں گی۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بڑھیا عورت آئی۔ اور اس نے آتے ہی کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے میں جنت میں جاؤنگی یا نہیں وہ عورت اول تو آئی ایسی حالت میں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وعظ فرما رہے تھے۔ لوگ بیٹھے تھے۔ کہ وہ صفوں کو چیرتی ہوئی آگے آگئی۔ اور پھر اس نے یہ سوال کر دیا۔ کہ یا رسول اللہ پہلے یہ بتائیے کہ میں جنت میں جاؤنگی یا نہیں۔ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کا کیا پتہ۔ کہ وہ جنت میں جائے گا یا نہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذاق کرتے ہوئے اس سے فرمایا کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائیگی۔ وہ یہ سنتے ہی رونے لگ گئی آپ نے فرمایا کیا ہوا وہ کہنے لگی یا رسول اللہ آپ نے جو ابھی فرمایا ہے۔ کہ میں جنت میں نہیں جاؤنگی۔ آپ نے فرمایا میں نے کب کہا ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے۔ کہ کوئی بڑھیا عورت جنت میں نہیں جائیگی۔ جو لوگ جنت میں جائینگے جوان بن کر جائیں گے۔ بڑھاپے کی حالت میں نہیں جائیں گے۔ اور واقعہ میں اگر انسان کے اندر جنت کی نعماء سے حظ اٹھانے کی طاقت نہ ہو تو اسے جنت کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ایک ستر یا اسی یا نوے یا سو برس کا بڈھا اگر مر جاتا ہے۔ اور اسی عمر میں اس کی بیوی مر جاتی ہے۔ تو اگر اس حالت میں ان کو جنت میں لے جایا جائے۔ وہاں ان کے سر ہل رہے ہوں۔ کمر دکھ رہی ہو ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ ہو۔ تو حور عین چھوڑ اس سے بھی بڑی بڑی نعمتیں ان کے سامنے رکھ دی جائیں۔ تو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر ایک بڈھا شخص بڑھاپے کی حالت میں ہی جنت میں چلا جاتا ہے۔ اسے عورتیں وہاں اٹھا کر بٹھاتی ہیں پھر پکڑ کر چارپائی پر لٹاتی ہیں۔ نہ وہ کوئی چیز کھا سکتا ہے نہ پی سکتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اسے جنت کا کیا لطف آ سکتا ہے جنت تو اسی صورت میں انسان کے لئے جنت ہو سکتی ہے۔ جب وہ جوان بنا کر جنت میں داخل کیا جائے۔ اور اسکو تمام طاقتیں اور قوتیں بھی دی جائیں۔ جن سے وہ حظ اٹھا سکے۔ ایک عنین ہے۔ وہ اگر جنت میں جاتا ہے تو اسے دس حور عین نہیں ہزار حور عین بھی دے دی جائیں۔ تو ان کا وجود اس کے لئے عذاب کا ہی موجب ہوگا خوشی کا موجب نہیں ہوگا۔ پس میرے نزدیک اس آیت کے بہترین معنے یہی ہیں۔ کہ مومنوں کی بیویاں چاہے اس دنیا میں کسی شکل کی ہی ہوں۔ اگلے جہان میں حور عین بنا دی جائیں گی۔ اس جہان میں تو بسا اوقات ایک مالدار کو خوبصورت عورت مل جاتی ہے۔ اور غریب کو بدصورت۔ یا اگر کوئی غریب کسی خوبصورت لڑکی سے شادی کی درخواست کرتا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی مالدار شخص اسی جگہ اپنے رشتہ کے لئے درخواست دیدیتا ہے۔ تو ماں باپ یہ سمجھ کر کہ ہماری لڑکی آرام اور سکھ میں رہیگی مالدار کو اپنی لڑکی دے دیتے ہیں غریب کو نہیں دیتے۔ مگر قیامت کے دن ہر عورت کی شکل اس کے درجہ اور ایمان کے مطابق بدل دی جائیگی۔ اور وہ اعلے درجہ کی حسین عورت بنا دی جائیگی۔ یہ معنے میرے نزدیک زیادہ قرین قیاس اور عقل کے مطابق ہیں۔ باقی اگر صرف حور عین ملیں۔ اور جنتیوں کو اعلے درجہ کی طاقتیں نہ دی جائیں۔ تو یہ نعماء بجائے راحت کے عذاب کا موجب بن جائیں گی۔ وہ شخص جس کے اندر قوت رجولیت ہی نہیں یا وہ شخص جو بوڑھا اور کمزور ہے اسکو اگر ساری دنیا کی غذائیں اور پھل اور شہد اور طیور کے گوشت اور دودھ وغیرہ دے دیا جائے۔ تو اسکو کیا فائدہ ہو سکتا ہے فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اسے جوان بنا دیا جائے۔ اور اس کی بیوی بھی جوان ہو۔ جو حور عین کی صورت میں ہو تا کہ وہ نعماء جنت سے اپنے درجہ کے مطابق حظ اٹھا سکے۔

مرنے کے بعد ایک حساب قریب اور حساب بعید

ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا مرنے کے بعد ایک حساب قریب ہوگا۔ اور ایک حساب بعید یعنی ایک تو وہ حساب ہے جو قبر میں لیا جائے گا۔ اور ایک وہ حساب ہے جو حشر کے دن لیا جائے گا۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب انسان مر جاتا ہے تو جنت یا دوزخ کی طرف سے اس کے لئے ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ اسی قبر کی حالت میں اپنے درجہ کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کے بعد ایک کامل انکشاف کا وقت ہوگا۔ جس کا نام حشر رکھا گیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ساری دنیا کا اکٹھا حشر ہو اور یہ بھی کوئی بعید بات نہیں۔ کہ ہر قوم یا ہر زمانہ کے لوگوں کا الگ الگ حشر ہو۔ حدیثوں کے الفاظ سے زیادہ مترشح یہ امر ہوتا ہے۔ کہ سارے جہان کا اکٹھا حشر ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء اور خاص صلحاء کی ارواح حشر سے پہلے ہی خدا تعالے کے قرب اور اپنے اعلے مقام جنت کو حاصل کر لیں گی۔ چنانچہ معراج کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کی ارواح حشر سے پہلے ہی خدا تعالے کے قرب میں پہنچی ہوئی ہیں۔ یہی حال خاص صلحاء کا ہوگا۔ کہ حشر کے دن سے پہلے ہی وہ جنت کے اعلے مقامات تک پہنچ چکے ہونگے۔

قبر کا کم اور زیادہ زمانہ

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ کچھ لوگ تو ہزاروں سال سے مرے ہوئے ہیں۔ اور کچھ قیامت کے قریب مرینگے۔ ایسی صورت میں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ زمانہ قبر میں کچھ لوگوں کو زیادہ عرصہ عذاب ملے گا۔ اور کچھ لوگوں کو کم اور یہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ یہ دھوکا وقت اور خدا تعالے کی قدرت کی تعریف کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ ان امور کا انحصار انسان کی ذہنی کیفیت اور اس کے احساس کے تیز یا کم ہونے کے ساتھ ہے۔ دنیا میں بعض دفعہ ایک شخص صرف ایک دو سیکنڈ خواب دیکھتا ہے۔ مگر خواب میں اسے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سالہا سال مصیبتوں میں مبتلا رہا۔ اور کئی قسم کی تکلیفیں برداشت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ایک دو سیکنڈ میں ہی اس دہشت اور تکلیف کی وجہ سے اس کے تمام بال سفید ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ پاس بیٹھنے والے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ وہ ایک دو گھنٹہ سے زیادہ نہیں سویا۔ اور خواب صرف چند منٹ دیکھا۔ ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں۔ کہ بعض لوگ تھوڑی دیر کے لئے سوئے ہیں۔ مگر اسنے میں وہ چیخ مار کر بیدار ہو گئے۔ اور جب اٹھے۔ تو ان کے تمام بال سفید تھے۔ اس پر انہوں نے بتایا۔ کہ ہم نے خواب میں یہ یہ مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ جن کی وجہ سے بال سفید ہوئے۔ حالانکہ بظاہر وہ بہت تھوڑا عرصہ سوئے تھے۔ تو عذاب کا زیادہ یا کم محسوس ہونا ذہنی کیفیتوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جو شخص کئی ہزار سال سے مرا ہوا ہے۔ اللہ تعالے قدرت رکھتا ہے کہ اسے ایسا محسوس کرائے۔ کہ گویا اسے تھوڑے عرصہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ اور جو شخص قیامت کے قریب مرتا ہے اللہ تعالے قدرت رکھتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ میں ہی اسے ایسا محسوس کرا دے۔ کہ گویا وہ ہزاروں سال سے عذاب میں مبتلا ہے۔ دنیا میں دیکھ لو بعض دفعہ انسان کسی کام کی طرف زیادہ متوجہ ہو۔ تو اسے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی پانچ سات منٹ ہی گزرے ہونگے۔ حالانکہ گھنٹہ دو گھنٹے گذر چکے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ مثلاً کسی کو پاخانہ کی حاجت محسوس ہو رہی ہے اور وہ نوکر سے کہتا ہے۔ کہ جلدی پانی کا لوٹا لانا تو ایسی حالت میں اگر نوکر ایک دو منٹ بھی دیر کر دیتا ہے۔ تو اسے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا بہت دیر ہو گئی۔ تو جس خدا نے انسان کے اندر احساس پیدا کیا ہے۔ وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے۔ کہ اس کے احساس کو اس رنگ میں بدل دے کہ کسی کو لمبا عذاب تھوڑا محسوس ہو کسی کو تھوڑا عذاب زیادہ محسوس ہو ناقص العقل لوگ اپنا اوپر قیاس کر کے ایسے اعتراضات کر دیتے ہیں

حالانکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک وقت اور زمانہ کا فاصلہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ لمبے عرصہ کو چھوٹا بنا سکتا ہے۔ اور چھوٹے عرصہ کو لمبا بنا سکتا ہے۔

منذر خوابیں بیان نہ کرنی چاہئیں

ایک صاحب نے اپنا ایک منذر رویاء سنایا۔ حضور نے فرمایا۔ ایسی خوابیں سنانی منع ہیں۔ حدیثوں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ بُری خوابیں شیطان کی طرف سے آتی ہیں۔ اور اچھی خوابیں خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک گُر بھی بتا دیا ہے۔ جس سے منذر خوابوں کا اثر انسانی طبیعت سے دور ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ جب کوئی بُری خواب آئے۔ تو بائیں طرف تھوک دو۔ اور لاحول پڑھو۔ کیونکہ بُری خوابوں کا کثرت سے آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور اچھی خوابیں خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ پس ایسی خوابیں بیان نہیں کرنی چاہئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کے دماغ کی خرابی دوسرے کے دماغ کو خراب کرتی ہے۔ اور پھر تیسرے کا دماغ خراب ہوتا ہے۔ اور پھر چوتھے کا دماغ خراب ہوتا ہے۔ اور اس طرح قوم میں مایوسی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت میں دو اہم موتیں واقع ہو گئی ہیں۔ اس لئے دماغوں پر ایسا اثر پڑ گیا ہے۔ کہ بعض لوگ بُری خوابیں دیکھنے لگ گئے ہیں۔ ایسی خوابیں شیطان کی طرف سے آتی ہیں۔ اور درست طریق یہی ہے۔ کہ ایسی خوابیں کسی کے پاس بیان نہ کی جائیں۔ اور جب آئیں۔ تو بائیں طرف تھوک دیا جائے۔ اور لاحول پڑھا جائے۔

بہت مخالفت کے بعد بیعت

ایک صاحب نے بیعت کی۔ اور بیعت کے بعد عرض کیا۔ میں نے حضور کی بہت مخالفت کی ہے۔ میں حضور سے معافی طلب کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا مجھ سے معافی مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو توبہ کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ اور اس طرح خدا کی طرف سے آپ کو خود ہی معافی مل گئی ہے۔

تین صدیوں کے اندر اندر احمدیت کا غلبہ ہو گا

ایک صاحب نے ذکر کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ تین سو سال کے بعد اس سلسلہ کا غلبہ ہو گا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ آپ ایک حوالہ بھی ایسا نہیں بتا سکتے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہو۔ کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی تین سو سال کے بعد ہو گی۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی۔ کہ ایسا ہو جائے گا۔ اس میں اور اُس بات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس کے معنے تو یہ ہیں۔ کہ چاہے اسی سال کے بعد غلبہ حاصل ہو جائے۔ ہو سکتا ہے۔ جو کچھ آپ نے فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ تین صدیوں کے اندر اندر ایسا ہو جائے گا۔ پس اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ تین سو سال کے بعد غلبہ ہو گا۔ بلکہ یہ معنے ہیں۔ کہ تین صدیوں کے اندر اندر ایسا ہو جائے گا۔ چاہے پچاس سال کے بعد ہو جائے۔ چاہے سو سال کے بعد ہو جائے۔ چاہے ڈیڑھ سو سال کے بعد ہو جائے۔ بہر حال تین سو سال سے پہلے ایسا ہو جائیگا۔ پس تین صدیوں سے پہلے تک ہر سال اس وعدہ کے ایفاء کا محل بن سکتا ہے۔ اگر یہ کہا جاتا کہ تین سو سال کے بعد ایسا ہو گا۔ تو تین صدیوں سے پہلے کسی سال میں بھی ایسا غلبہ میسر نہیں آ سکتا تھا۔ لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا ہے۔ کہ تین صدیوں کے اندر اندر ایسا ہو جائے گا۔ اور اس میں اور اُس بات میں کہ تین صدیوں کے بعد غلبہ ہو گا۔ زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر تھا۔ فرمایا دنیا میں ایسا انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اب مسلمانوں کی موجودہ نسل یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ کجا وہ زمانہ تھا۔ کہ مولوی یہ سن کر چِلّا اُٹھتے تھے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور کجا یہ زمانہ ہے۔ کہ اب لوگ سنتے ہیں اور کہتے ہیں بھلا یہ بھی کوئی ماننے والی بات ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ ہم نے بچپن میں وہ زمانہ دیکھا تھا۔ اور اب یہ زمانہ دیکھ رہے ہیں۔ ابھی لاہور میں مجھے میڈیکل کالج کے کچھ مسلمان سٹوڈنٹس ملنے کے لئے آئے۔ کچھ لڑکیاں بھی تھیں۔ میں نے وفات مسیح کا ذکر کیا۔ تو کہنے لگے۔ بھلا اس بات کو کون مانتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ میں نے کہا۔ اپنے باپ دادا سے پوچھو۔ انہوں نے تو ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے تھے۔ کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کے کیوں قائل نہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات کا مسئلہ درپیش ہے۔ اور یہ کام پہلے کام سے مشکل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے تخت پر بٹھانا ہے۔ اور یہ کام کسی قدر محنت اور قربانی چاہتا ہے۔ مصر کے جامعہ ازہر کا یہ اعلان کرنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ایسی بات ہے۔ جو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ مصر کے جامعہ ازہر کی طرف سے ایسے اعلان کے بعد اور کیا کسر رہ گئی۔ پس یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ آپ بارہا فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو عیسیٰ کو مارنے کے لئے آئے ہیں۔ پس وہ تو مر گئے۔ اب یحیی الدین ویقیم الشریعۃ والا حصہ باقی رہتا ہے۔ اور یہ کام پہلے کام سے ضرور مشکل ہے۔ حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام میں جری اللہ فی حلل الانبیاء قرار دیا گیا تھا۔ اور واقعہ یہی ہے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے پکڑ کر زمین پر گرا دیا ہے۔ وہ نظارے ہمیں خوب یاد ہیں۔ کہ مولویوں کے منہ میں جھاگ بھر آتی۔ ان کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو جاتیں کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ کیوں ہتک کرتے ہو۔ کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ مگر اب انہی مولویوں کی اولاد ہنستی ہوئی کہتی ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں۔ تو ہمیں کیا۔ یہ کتنا عظیم الشان انقلاب ہے۔ جو تھوڑے عرصہ میں ہی دنیا میں پیدا ہو گیا۔ آج اس انقلاب کا وہ لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ جنہوں نے پہلا زمانہ نہیں دیکھا۔ درحقیقت ایمان کو تازگی ایسے تغیرات کے زمانہ میں ہی ہوتی ہے۔ ورنہ سو ڈیڑھ سو سال کے بعد جب اس بات کو پیش کیا جائیگا تو لوگ کہیں گے۔ یہ بھی کوئی بات تھی۔ جو لوگ کہتے تھے معلوم ہوتا ہے۔ چند بیوقوف ایسا خیال کرتے ہوں گے۔ حالانکہ اس زمانہ میں حیات مسیح کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑی کوشش کرنی پڑی۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے اس دفعہ لدھیانہ میں مخالفوں نے میرا جنازہ نکالا۔ گالیاں دیں۔ اور بُرا بھلا کہا۔ لیکن جس زمانہ میں سارا لدھیانہ احمدی ہو جائیگا۔ لوگوں کو یقین ہی نہیں آئے گا۔ کہ ہمارے آباؤ اجداد ایسا کرتے رہے ہیں۔ وہ یہی کہیں گے۔ کہ ایسا خبیث کون ہو سکتا تھا جو اس قسم کی حرکت کرتا۔ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب بھی وہیں تھے۔ انہوں نے فتویٰ دے دیا۔ کہ جو شخص مرزا صاحب کا لیکچر سننے جائیگا۔ اس کا نکاح ٹوٹ جائیگا۔ پھر ہم نے دیکھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکچر دے رہے تھے۔ تو لوگ آتے اور آپ کا لیکچر سنتے۔ مولویوں نے اشتہار چھپوائے ہوئے تھے۔ جن پر پیر صاحب کا یہ فتویٰ درج تھا۔ جب کوئی اندر داخل ہوتا۔ تو وہ اسے اشتہار دیدیتے۔ لوگ ان اشتہاروں کو پڑھتے اور یہ کہتے ہوئے لیکچر

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۳۰۴ منکہ فضل نور زوجہ ملک فضل احمد صاحب قوم اعوان عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف ایک مکان واقعہ دارالرحمت قادیان ہے۔ جس کی قیمت ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے سوا اور کوئی جائیداد نہیں۔ مہر بھی اسی میں شامل ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ :۔ فضل نور بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد :۔ ڈاکٹر محمد بخش دارالرحمت۔ گواہ شد :۔ ملک فضل احمد ملازم سنٹرل جیل ملتان خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ ملک احمد حسن آرڈیننس کلوتھنگ فیکٹری لاہور۔

۷۲۸۲ منکہ زینب بی بی زوجہ شیخ مراد بخش قوم شیخ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ محلہ خوجیاں قادیان حدود اربعہ شرقاً مکان شیخ برکت علی صاحب غرباً شارع عام شمالاً گلی جنوباً مکان عمر دین ترکھان قیمتی ۶۰۰/- روپے اندازاً اور زیور ڈنڈیاں طلائی وزنی دو تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپیہ میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ :۔ زینب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ شیخ مراد بخش بزاز قادیان خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ سربلند بنشنر دارالفتوح۔

۷۲۹۱ منکہ خواجہ عبدالواحد ولد عمر و صاحب قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن قادیان محلہ دارالفتوح ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ اوسطاً ۱۵/- روپیہ ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ خواجہ عبدالواحد ولد عمرو صاحب قوم بٹ سکنہ قادیان محلہ دارالفتوح۔ خواجہ عبدالواحد بقلم خود گواہ شد :۔ غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال ۱/۴ گواہ شد :۔ سربلند پنشنر صدر محلہ دارالفتوح ۱/۴۴

۷۳۱۳ منکہ ڈاکٹر محمد طفیل ولد چوہدری محمد ملک صاحب قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۳۸/۳۹ سال دارالبرکات شرقی قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱۷ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اپنی کل جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت اگر اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید لے لوں۔ تو بہتر ورنہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان میری تمام متروکہ جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصول کرے۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد میں پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۱) تقریباً ایک کنال رقبہ میں مکان پختہ مشتمل بر دو کمرہ جات جن کی قیمت اندازاً ۱۸۰۰/- روپیہ ہے۔ (۲) ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ۶۰/- روپیہ ہے۔ (۳) آبائی جائداد ابھی میرے حصہ میں نہیں آئی۔ جناب والد صاحب زندہ ہیں اور ان کے نام پر زمین وغیرہ ہے۔ اسلئے اس جائیداد میں سے بھی جو کچھ میرے حصہ آویگا۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر حصہ جائیداد کو قبول فرماکر وصیت قبول فرمائے اور مجھے اس کے ماتحت دینداری سے زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین۔ العبد :۔ محمد طفیل دارالبرکات شرقی قادیان۔ گواہ شد :۔ رشید احمد شمیم۔ گواہ شد :۔ غلام دستگیر ہیڈ کلرک ٹاؤن کمیٹی قادیان۔

۷۲۷۳ منکہ بیگم بی بی بیوہ ملک نورالدین صاحب قوم ککے زئی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن کنجاہ حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر جس کی ادائیگی میرے لڑکے عبدالرحیم کے ذمہ ہے۔ مبلغ چار سو روپیہ ہے۔ میرے متوفی خاوند کے متروکہ مکان واقع موضع کنجاہ ضلع گجرات میں میرا حصہ مبلغ ایک سو روپیہ ہے۔ یہ کل رقم ۵۰۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ گر مرتے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامتہ :۔ بیگم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ ملک عبدالحمید۔ گواہ شد :۔ غلام فرید ملک۔

۷۳۰۸ منکہ مستقیم احمد ولد اللہ دتا قوم کمبوہ پیشہ درزی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ڈلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے میری ماہوار آمد اوسطاً ۱۰/- روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ مستقیم احمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد :۔ جان محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچے بھیجیں!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اس وقت دنیا میں ایسے انقلاب اور تغیرات ہونے والے ہیں۔ کہ اگر ان قوموں نے جو اس وقت سیاسی طور پر معزز سمجھی جاتی ہیں۔ اپنا حصہ قربانیوں کا ادا نہ کیا۔ تو وہ گر جائیں گی۔ اور وہ عزت پا جائیں گی۔ جو اس وقت سیاسی طور پر معزز نہیں سمجھی جاتیں۔ پس میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے کو اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں۔ ۔ ۔ ۔ میں مانتا ہوں کہ دوست چندے میں قربانی کرتے ہیں۔ لیکن زندگی وقف کرنے کے لئے بہت کم لوگ آتے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں۔ ۔ ۔ ۔ پس میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں۔ تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے۔ اور دوسری تحریک انجمن کو کرتا ہوں۔ کہ پڑھائی کی سکیم ایسی ہو۔ کہ تھوڑے سے تھوڑے عرصہ میں زیادہ سے زیادہ دینی تعلیم حاصل ہو سکے۔"

احباب، جماعت کا فرض ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی تعمیل میں اپنے بچوں کو کثرت سے مدرسہ احمدیہ میں بھیجیں۔ مدرسہ احمدیہ کھل چکا ہے۔ اور اس میں مڈل پاس طلبہ داخل کئے جاتے ہیں۔ پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ اس لئے احباب اپنے بچوں کو مدرسہ ہذا میں جلد داخل کرائیں تا ان کا حرج نہ ہو۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

اعلان معافی

مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل کو نظام سلسلہ کے خلاف بعض بے بنیاد باتوں کی تشہیر کی بناء پر اخراج از قادیان اور مقاطعہ کی سزا ۲۹/۳/۴۴ کو دی گئی تھی۔ اب ان کی معافی کی درخواست پر حضور نے ازراہ کرم و شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔

ناظر امور عامہ

زندگی وقف کرنیوالوں سے گذارش

جو دوست حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی تحریک وقف زندگی کے ماتحت اپنی آپکو پیش فرمائیں وہ درخواست میں اپنا مکمل پتہ اور دیگر کوائف بھی درج فرمایا کریں۔ جیسے عمر۔ قوم۔ سکونت۔ معیار تعلیمی۔ تا کہ ان کی خدمت میں فارم معاہدہ وقف زندگی بھیجنے میں آسانی ہو۔ نیز مہربانی فرما کر واقفین زندگی بہت جلد اپنے نام پیش فرمائیں۔ تا کہ ان کے متعلق جلدی کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ انچارج تحریک جدید قادیان

اعلان ضروری

اندرون و بیرون ہند کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر دعوت و تبلیغ نے اپنا تار کا پتہ رجسٹرڈ کرا دیا ہے۔ اب تار میں صرف "تبلیغ" اور قادیان کا نام لکھنا کافی ہوگا۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ نوٹ کر لیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ اپریل۔ جرمن مارشل کیسرنگ انگلینڈ اور ایڈریاٹک کے اطالوی ساحلوں پر مزید اتحادی فوج کے اترنے کا منتظر ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فوج بہت جلد اترنے والی ہے۔

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ یو۔ پی کی پولیس نے سات انقلاب پسند نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے قبضہ سے تین پستول۔ کئی تلواریں۔ چھرے اور نیزے۔ بہت سی گولیاں برآمد کی گئی ہیں۔

انقرہ ۱۱ اپریل۔ ٹرکش نیشنل اسمبلی نے اس ہفتے ایک معاہدہ کی تصدیق کی ہے جو ترکی اور جرمنی کے درمیان طے پایا ہے اس کے رو سے جرمنی ملیریا کی دوا مہیا کریگا اور اس کے عوض افیون لیگا۔ یہ کم و بیش پچاس لاکھ ترکی پونڈ سالانہ کا معاہدہ ہے۔

انقرہ ۱۱ اپریل۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ ہٹلر اپنے سیاسی اور فوجی افسروں سے کانفرنس کرنے میں مشغول ہے۔ تا کہ اپنی فوجوں کو خطرناک صورت حالات سے بچا سکے۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ شرومنی کمیٹی کے ۱۵۱ ممبروں میں سے ۱۰۹ ممبروں کے جلسہ میں یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب موجودہ صورت حالات کے پیش نظر پھر شرومنی گوردوارہ کمیٹی کی صدارت قبول کر لیں۔

نیویارک ۱۱ اپریل۔ امریکہ کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے بیان کیا ہے کہ بحر شمالی کے ساحل پر واقع ۸۰۰۰ مربع میل حلقے کو جرمنوں نے سمندر کے کنارہ کے بند توڑ کر پانی سے بھرنے کا کام شروع کر دیا ہے جس سے ۸۰ لاکھ اشخاص بے گھر ہو جائیں گے۔ یہ علاقہ فرانس اور بلجیم کے ساحل پر واقع ہے۔

دہلی ۱۱ اپریل۔ آسام اور برما کی سرحد پر ہمارے گشتی دستوں نے امپھل کے میدان میں دشمن کو مالی اور جانی نقصان پہنچایا۔ اتحادی جہازوں نے رسد اور کمک کے دستوں پر حملے کئے۔

پٹنہ ۱۱ اپریل۔ آج وائسرائے ہند نے پولیس کی پریڈ کے موقع پر بہار کی پولیس کو مبارکباد دی کہ اس نے جرائم اور بدامنی کو روکنے کیلئے کامیابی حاصل کی۔

ماسکو ۱۱ اپریل۔ کریمیا میں روسی فوجیں آرمی ناک کے قلعہ بند شہر پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بڑھ گئی ہیں۔ رومانیہ میں روسی فوجیں ساٹھ میل سے زیادہ پیش قدمی کر چکی ہیں۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ آج شیخوپورہ میں گورنر پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے زمینداروں سے اپیل کی۔ کہ وہ کنٹرول کے بھاؤ قبول کر کے حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ آپ نے کہا۔ ہر زمیندار محسوس کریگا۔ کہ بھاؤ مقرر کرنے میں ان سے ناانصافی نہیں کی گئی۔

دہلی ۱۲ اپریل۔ آسام اور برما کے مورچے پر امپھل کی لڑائی میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ ایک اخباری نامہ نگار نے لکھا ہے کہ وہ وقت جلد آ رہا ہے۔ جب اس مورچے پر جاپانیوں کو اتحادی فوجوں کا سخت مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اراکان کے مورچے پر دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ سنٹرل برما میں لڑائی کا زور بڑھ گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ پیر کی رات کو اتحادی ہوائی جہازوں نے فرانس اور بلجیم پر بہت زور کی گولہ باری کی۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ ملک معظم نے پنجاب کے وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں کے والد کی وفات پر